Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶ | ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ـ ۸ احسان ۱۳۵۶ہش ـ ۸ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

آئندہ اتوار ملاقات نہیں ہوگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازیٔ طبع کے باعث آئندہ اتوار مورخہ ۱۲/۶/۷۷ کو ملاقات نہیں ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک یاددہانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
عدۃ المومن کاخذ الکف
آپ نے بارہا پڑھی اور سُنی ہے اور آپ اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں اس کا خیال بھی رکھتے ہیں تاہم یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مومنوں کو یاددہانی ہوتی رہنی چاہیئے۔ سو اسی حکم کی تعمیل میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے کُل وعدہ کا ⅕ حصہ ادا ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

قائدین کرام چندہ سرائے خدمت کی طرف توجہ فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمالِ صالحہ بڑی چیز ہیں اسی لئے خدا نے ایمان کو اعمالِ صالحہ کیساتھ وابستہ کیا ہے

کوشش کرو کہ خدا راضی ہو جائے جب تک یہ بات نہ ہو سمجھو کہ کچھ حاصل نہیں

"صوفی کہتے ہیں کہ جب تک موت نہ آوے زندگی حاصل نہیں ہوتی۔ قرآن شریف نے صحابہؓ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے مِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ یعنی بعض صحابہؓ میں سے ایسے ہیں جو اپنی جان دے چکے ہیں اور بعض ابھی منتظر ہیں۔ جب تک انسان اس مقام پر نہیں پہنچتا بامُراد نہیں ہو سکتا۔

دو قسم کے آدمی دراصل جان سلامت لے جاتے ہیں ایک وہ جو دین العجائز رکھتے ہیں یعنی جیسے ایک بڑھیا عورت ایمان لاتی ہے کہ اللہ ایک اور محمدؐ برحق ہے وہ اسرارِ شریعت کی تہ تک پہنچنے کی ضرورت نہیں سمجھتی ہے۔ اور ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو سلوک کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ بڑے بڑے خونخوار دشت و بیابان ان کی راہ میں آتے ہیں مگر وہ ہزاروں موتیں برداشت کر کے پہنچ جاتے ہیں ان کی جوانمردی اور ہمّت قابلِ تعریف ہے۔

لیکن ایک اَور گروہ ہوتا ہے جو نہ تو دین العجائز اختیار کرتا ہے اور نہ اس راہ کو اختیار کر کے انجام تک پہنچاتا ہے بلکہ اس دشتِ خونخوار میں پڑ کر راستہ ہی میں ہلاک ہو گیا۔ ایسے لوگ وہی ہوتے ہیں جو مکر اللہ کے نیچے آجاتے ہیں۔ غرض اِس راہ کا طے کرنا بہت ہی مشکل ہے اس کے لئے چاہیئے کہ دُعا میں مشغول ہو اور قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھتے رہو کہ آیا اس کے حکموں پر چلتے ہو یا نہیں۔ جس حکم پر نہیں چلتے اس پر چلنے کے لئے مجاہدہ کرو اور خدا تعالیٰ سے دُعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

غرض اعمالِ صالحہ بڑی چیز ہے قرآن شریف کو دیکھو جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے اسے اعمالِ صالحہ سے وابستہ کیا ہے۔ اسی میں متوجہ ہو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے۔ جب تک یہ بات نہ ہو کچھ نہیں۔"

(البدر ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ ر احسان ۱۳۵۵ ہش
۸ رجون ۱۹۷۶ء

بددیانتی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والے چھ قرآنی احکام

امانت اور دیانت ایسا بنیادی خلق ہے کہ جس کے بغیر معاشرہ میں امن و خوشحالی کا دور دورہ نہیں ہو سکتا۔ امن اور خوشحالی کے لئے انفرادی طور پر ہر فرد قوم کا اور بحیثیت مجموعی پوری قوم کا امین اور دیانتدار ہونا ضروری ہے۔ یہ خلق اس وقت تک صحیح معنوں میں پیدا نہیں ہو سکتا جب تک بددیانتی کے ہر پہلو کا کلی طور پر استیصال اور قلع قمع نہ ہو جائے اور اس کے ہر امکان کا پورے طور پر سدّباب نہ کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چھ احکام ایسے دیئے ہیں جن سے بددیانتی کا کلی طور پر استیصال ہو جاتا ہے اور اس کی بجائے امانت اور دیانت کا خلق ترقی کر کے معاشرہ میں امن اور خوشحالی کے استحکام کا موجب ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ چھ احکام یہ ہیں:۔

(۱) "وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝" (البقرہ آیت ۱۸۹)

ترجمہ: اور تم اپنے (بھائیوں کے) اموال آپس میں جھوٹ (اور فریب) کے ذریعہ سے مت کھاؤ۔ اور نہ ان (اموال) کو (اس غرض سے) حکام کی طرف کھینچ لے جاؤ۔ تا تم (اس طرح) لوگوں کے مال کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی ناجائز طور پر ہضم کر جاؤ۔

(۲) "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا" (النساء آیت ۵۹) إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝" (الانفال آیت ۵۹)

ترجمہ: اللہ یقیناً تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مستحقوں کے سپرد کرو۔ یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۳) "وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ" (بنی اسرائیل آیت ۳۶)

ترجمہ: اور جب تم (کسی کو کچھ) ماپ کر دینے لگو تو ماپ پورا دیا کرو اور (جب تول کر دو تو بھی) سیدھے ترازو کے ساتھ تول کر دیا کرو۔

(۴) "وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ" (الاعراف آیت ۸۷)

ترجمہ: اور لوگوں کو ان کی چیزیں حق سے کم نہ دیا کرو۔

(۵) "وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝" (البقرہ آیت ۶۱)

ترجمہ: اور مفسد بن کر زمین میں خرابی نہ پیدا کرو

(۶) "وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ" (النساء آیت ۳)

ترجمہ: اچھی چیز کو بُری چیز سے تبدیل نہ کرو

امانت اور دیانت سے متعلق یہ چھ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیئے ہیں۔ ان پر عمل کئے بغیر کوئی معاشرہ نہ فساد سے پاک ہو سکتا ہے اور نہ اس میں حقیقی امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ ان احکام میں جن باتوں کے کرنے اور جن باتوں کے نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو کس قدر وضاحت سے بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو۔ اور نہ اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہنچایا کرو تا اس طرح پر حکام کی اعانت سے دوسرے کے مالوں کو دبالو۔ امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو، خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جب تم ماپو تو پورا ماپو۔ جب تم وزن کرو تو پوری اور بے خلل ترازو سے وزن کرو اور کسی طور سے لوگوں کو ان کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ۔ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں۔ اور پھر فرمایا کہ تم اچھی چیزوں کے عوض میں خبیث اور ردی چیزیں نہ دیا کرو یعنی جس طرح دوسرے کا مال دبا لینا ناجائز ہے اسی طرح خراب چیزیں بیچنا، اچھی کے عوض میں بری دینا بھی ناجائز ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۱)

کہنے کو یہ امانت و دیانت سے متعلق صرف چھ احکام ہیں لیکن جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا وضاحت سے ظاہر ہے یہ ایسی جامع مکمل اور ہمہ گیر ہدایتوں پر مشتمل ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے انسانی معاشرہ کے ہر شعبہ میں ایک خوش کن انقلاب رونما ہو سکتا ہے اور ایک ایسا حسین معاشرہ معرض وجود میں آسکتا ہے کہ جو ہر قسم کے فساد و بگاڑ سے بکلی پاک ہونے کے باعث امن و سلامتی اور صلح و آشتی کا آئینہ دار ہو۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے ان احکام کی جامعیت اور ہمہ گیر نوعیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ان تمام آیات میں خدائے تعالیٰ نے تمام طریقے بددیانتی کے بیان فرما دیئے اور ایسا کلام کلّی کے طور پر فرمایا جس میں کسی بددیانتی کا ذکر باہر نہ رہ جائے صرف یہی نہیں کہا کہ تو چوری نہ کر تا ایک نادان یہ نہ سمجھ لے کہ چوری تو میرے لئے حرام ہے مگر دوسرے ناجائز طریقے سب حلال ہیں۔ اس کلمہ جامع کے ساتھ تمام ناجائز طریقوں کو حرام ٹھہرانا یہی حکمت بیانی ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۵)

ان احکام سے واضح ہے کہ کوئی بھی معاشرہ خواہ وہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں پر ہی مشتمل کیوں نہ ہو اس وقت تک اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا جب تک کہ کسی قسم کی بددیانتی کا شائبہ بھی اس میں نہ پایا جائے اور اس کے ہر شعبے میں امانت و دیانت کی روح جاری و ساری نہ ہو۔ یہ روح محض تعزیری قوانین کے بل پر پیدا نہیں کی جا سکتی۔ ان قوانین سے ڈر کر بعض لوگ وقتی طور پر تو کسی ایک بددیانتی سے بچ سکتے ہیں لیکن کلی طور پر ہر نوع کی بددیانتی سے مبرا ہونا اور دیانت کے اعلیٰ معیار پر قائم ہو جانا اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک کہ انسانی ذہنیت میں تبدیلی نہ لائی جائے اور دلوں میں نیکی پاکیزگی اور تقویٰ و طہارت کا بیج بو کر اس کی نشو و نما کا پورا پورا اہتمام نہ کیا جائے۔ اور

(باقی صفحہ ۵ پر)

بنتِ مسیحؓ

لوریاں دے کے فرشتے جو سُلا دیتے ہیں
صبحدم روحِ منوّر کو جگا دیتے ہیں
عالمِ خاک سے فردوس کو لے جاتے ہیں
اور بچھڑے ہوئے پیاروں سے ملا دیتے ہیں
جس طرح پانی سے سبزے کو نمو ملتی ہے
مرنے والے کو یونہی روحِ بقا دیتے ہیں
اک نئی جانِ وفا کیش کی آج آمد ہے
آسمانوں سے ملائک یہ صدا دیتے ہیں
کس قدر بنتِ مسیحاؓ کی پذیرائی ہے
ماں کی آغوش میں بیٹی کو بٹھا دیتے ہیں
خوش نصیبی ہے کہ دیدارِ خدا کی خاطر
نازش و فخرِ دو عالمؐ سے ملا دیتے ہیں
آسماں والے ملاقات سے دلشاد ہوئے
جانے والوں کو زمیں والے دعا دیتے ہیں

شیخ عبد القادر۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات

اور

مخالفین کا اعتراف

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سرینام مشن

(سرینام ریڈیو سے نشر کیا گیا)

چودھویں صدی اسلام میں بڑی مبارک صدی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا وہی مسیح محمدی آیا جس کا قرآن کریم کی سورۂ نور کی آیتِ استخلاف میں وعدہ ہے اور حضرت پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک حدیثوں میں وعدہ تھا۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اس لئے باوجود مخالفت کے آپ کے مشن کی ترقی ہو رہی ہے۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بڑا ملک ایسا نہیں جس میں جماعت احمدیہ کا مشن نہیں اور بعض ممالک میں اس کے ارکان لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اتنی روشن اور ظاہر ہیں کہ دنیا کا پڑھا لکھا شریف طبقہ احمدیت کا مخالف ہوتے ہوئے بھی جماعت کی اسلامی خدمات کا شروع سے اقرار کرتا آیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عین وقت پر آئے اور اس وقت ضرورت تھی کہ خدا کا کوئی بندہ کھڑا ہو جو مسلمانوں کی اصلاح کرے اور اسلام پر غیر مسلموں کے حملوں کا جواب دے۔

بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے علم پا کر دعویٰ مسیح موعود سے پہلے کتاب "براہین احمدیہ" لکھی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور نبی اور رسول بھی فرمایا تھا۔ یہ کتاب "براہین احمدیہ" کتنے صحیح وقت پر لکھی گئی تھی۔ مولوی ابوالحسن صاحب ندوی کے الفاظ میں سنیئے آپ لکھتے ہیں:۔

"یہ دَور مذہبی مناظروں کا دَور تھا.... عیسائی پادری مذہب مسیحیت کی تبلیغ و دعوت اور دینِ اسلام کی تردید میں سرگرم تھے ..... دوسری طرف آریہ سماجی مبلغ جوش و خروش سے اسلام کی تردید کر رہے تھے۔" (قادیانیت صفحہ ۲۵)

پھر لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں پر عام طور پر یاس و ناامیدی اور حالات و ماحول سے شکست خوردگی کا غلبہ تھا..... عوام کی بڑی تعداد کسی مردِ غیب کے ظہور اور کسی ملہم اور مؤید من اللہ کی آمد کی منتظر تھی۔ کہیں کہیں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا تھا کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے، مجلسوں میں زمانہ آخر کے فتنوں اور واقعات کا چرچا تھا۔" (ایضاً صفحہ ۱۷)

ندوی صاحب لکھتے ہیں کہ ان حالات میں "مرزا صاحب..... نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب کی تصنیف کا بیڑا اٹھایا، جس میں اسلام کی صداقت، قرآن کے اعجاز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بدلائل عقلی ثابت کیا جائے گا۔ اور بیک وقت مسیحیت، سناتن دھرم، آریہ سماج اور برہمو سماج کی تردید ہوگی۔ انہوں نے اس کتاب کا نام براہین احمدیہ تجویز کیا... انہوں نے چیلنج کیا کہ اس کتاب کی کوئی نظیر پیش کی جائے ..... تو میں ..... اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دیدوں گا۔" (ایضاً صفحہ ۴۸)

مولانا ندوی آگے لکھتے ہیں:۔

"ہندوستان کے بہت سے علمی و دینی حلقوں میں اس کتاب کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب بہت صحیح وقت پر شائع ہوئی تھی..... مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی ..... نے ..... اس کتاب کو عصر حاضر کا ایک علمی کارنامہ اور تصنیفی شاہکار قرار دیا۔" (ایضاً صفحہ ۵۹)

آگے لکھا:۔

"مسلمانوں نے عام طور پر مصنف "براہین احمدیہ" کا ایک مجدد ذی شان کے طور پر خیر مقدم کیا اور مخالفین اسلام کے کیمپ میں بھی اس گولہ باری سے ایک ہلچل مچ گئی۔" (ایضاً صفحہ ۶۱)

یہی وہ کتاب ہے جس کی تعریف میں فرقہ اہل حدیث کے لیڈر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا کہ:۔

"یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔" (اشاعۃ السنہ)

"براہین احمدیہ" کے بعد کے زمانہ کو لے لیں تو اس میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔" (رسالہ انڈین انٹی کویری)

جماعت احمدیہ کے متعلق علامہ محمد اقبال مرحوم نے لکھا کہ:۔

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔" (ملت بیضا)

۱۸۹۶ء میں لاہور کے جلسہ مذاہب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" پڑھا گیا تھا جو کتابی شکل میں کئی زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس جلسہ میں ہندو، عیسائی، مسلمان اور دوسرے مذاہب کے نمائندوں کے لیکچر تھے امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون بھی پڑھا گیا تھا۔ ایک غیر احمدی اخبار نے اس مضمون پر جو رائے لکھی تھی وہ سنیئے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"حق تو یہ ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا۔ مگر خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین اور مخالفین بھی سچے فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔"

اس غیر احمدی اخبار نے یہاں تک تعریف میں لکھا کہ:۔

"صرف ایک مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان تھے جنہوں نے اس میدان مقابلہ میں اسلامی پہلوانی کا پورا حق ادا فرمایا ہے۔" (اخبار جنرل گوہر آصفی کلکتہ)

مئی ۱۹۰۸ء میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی وفات ہوئی تھی اس وقت تعلیم یافتہ اور روشن خیال شریف مسلمانوں نے جو کچھ لکھا وہ بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی سچائی پر منہ بولتی گواہیاں ہیں اور آج کے لوگوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار وکیل امرتسر نے حضرت مرزا صاحب کی وفات پر لکھا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا، جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا دنیا سے اُٹھ گیا۔۔۔۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔۔۔ مرزا صاحب کی اس رفعت (یعنی بلند شان) نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت (یعنی ڈیفنس) کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔۔۔۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی کے تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و قیمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔۔۔۔ آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

(اخبار وکیل امرتسر)

ایک غیر احمدی مولانا عبداللہ العمادی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبارِ احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اُس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایتِ اسلام کا جذبہ ان کے شعارِ قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

(تاثراتِ قادیان صـ۱۲۳)

ایک مشہور صحافی و دانشور مرزا حیرت دہلوی ایڈیٹر کرزن گزٹ نے لکھا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ ۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا نہیں۔ اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔۔۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔" (کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

اُس زمانہ میں کئی اور اخبارات نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تعریفی کلمات لکھے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے آج تک جبکہ احمدیوں کی تعداد دس ملین سے بھی زیادہ ہو گئی ہے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا کھلے طور پر کتابوں اور اخباروں میں اقرار کیا جا رہا ہے جس کا ذکر پھر کبھی کریں گے۔ مولانا ظفر علی خان نے ایک دفعہ اپنے اخبار زمیندار میں لکھا کہ:۔

"مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار، کمربستگی، نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں اس اولو العزم جماعت نے عظیم الشان خدمتِ اسلام کر کے دکھا دی۔" (اخبار زمیندار ۲۴ر جون ۱۹۲۳ء)

خدا حافظ!

چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترمہ طیبہ طلعت مرزا صاحبہ بنت مرزا محمود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ)

میرے نانا جان چوہدری غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ڈاک اوورسیر (دارالصدر غربی ربوہ) ۵ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو ۲ بجے شب تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

نانا جی کا آبائی وطن ڈسکہ تھا لیکن بعد میں کھیوے والی آ گئے جہاں ان کی تبلیغ سے ایک مخلص جماعت قائم ہوئی۔

صوم و صلوٰۃ کے بہت پابند تھے۔ نمازیں بڑے حضورِ قلب سے ادا کرتے نوافل اور تہجد کی نماز بالالتزام پڑھتے۔

اپنے بچوں کو بھی نماز باجماعت کی تلقین کرتے رہتے۔ آخری چار پانچ سال شدید علالت کے باعث چلنے پھرنے سے معذور تھے اسلئے گھر پر اکثر جماعت کروایا کرتے۔

قرآن پاک سے خاص عشق تھا۔ اکثر حصہ حفظ تھا۔ رات کو سونے سے قبل دو تین سپارے کی تلاوت آپ کا معمول تھا۔ اپنے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے اس کا ترجمہ سکھانے اور چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کرانے کا بہت شوق تھا۔ تفسیر کبیر کی تقریباً تمام جلدیں آپ کے پاس تھیں جو اکثر زیرِ مطالعہ رہتیں۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کثرت سے بھیجتے۔ خواب میں کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا عطا فرمایا تھا اس لئے دینی مسائل کی کافی سوجھ بوجھ رکھتے تھے سلسلہ کی کتب جمع کرنے کا شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا اکثر مطالعہ کرتے اور ایمان افروز واقعات سُنا سُنا کر دلوں میں ایمان راسخ کرتے۔

محکمہ ڈاک میں عرصہ دراز تک ملازم رہے۔ فرائض منصبی کی بجا آوری نہایت دیانت، سچائی اور لگن سے کی۔

جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک شدھی کے لئے وقف کا حکم دیا تو آپ فوراً تیار ہو گئے اور لمبا عرصہ میدانِ جہاد میں کام کرتے رہے۔ چندوں کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ہر ماہ کے آغاز میں سیکرٹری صاحب مال کو گھر بلا کر تمام چندے ادا کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وفات کے وقت آپ کے ذمہ وصیت کا کوئی چندہ واجب الادا نہ تھا۔

رشتہ داروں، ہمسایوں اور قرابت داروں سے آپ کے تعلقات بہت خوشگوار تھے۔ بعض غریب بچوں کو اپنے پاس رکھا اور ان کو تعلیم دلائی۔

نانا ابا مرحوم اپنی اولاد کے حق میں بہت شفیق واقع ہوئے تھے۔ اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں ان کے لئے دعائیں کرتے۔

احبابِ جماعت سے نانا جان مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے، آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان مہمانخانہ مستورات قسط ۱۲

چندہ مہمان خانہ مستورات کی وصولی کی اگلی قسط درج ذیل کی جا رہی ہے۔ مہمان خانہ کی تعمیر شروع ہو چکی ہے امید ہے کہ جلد مکمل ہو جائے گا اور خواتین کو جلسہ سالانہ کے علاوہ اجتماع اور فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے موقعہ پر بھی رہائش کے لئے استعمال کیا جا سکے گا۔ آمد سے زائد اب تک خرچ ہو چکا ہے اور مزید ہونا ہے اس لئے صاحبِ حیثیت بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس تحریک میں حصہ لیں اور لجنات بھی اس چندہ میں شمولیت کی تحریک بہنوں کو کرتی رہیں۔

(خاکسار۔ مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ برکت علی صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۰/-
" خدیجہ بیگم صاحبہ " زین العابدین صاحب "	۴۰/-
" امۃ الرشید زہرہ صاحبہ " ڈاکٹر محمد حفیظ خانصاحب "	۵۰/-
" طیبہ طلعت صاحبہ بنت " "	۱۰/-
" ناصرہ فوزیہ صاحبہ " "	۱۰/-
" رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا نذیر احمد صاحب "	۲۰/-
" بشریٰ بیگم صاحبہ " منیر احمد صاحب "	۲۵/-
" عائشہ بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" مقبول بیگم صاحبہ منجانب والدہ مرحومہ ہاجرہ بی بی صاحبہ "	۶۰/-
" امۃ القدیر صاحبہ "	۱۰/-
" نواب بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب "	۱۰/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ " منیر احمد صاحب "	۲۵/-
" سیدہ خالدہ پروین صاحبہ اہلیہ غلام حیدر صاحب "	۱۰/-
" ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اصغر صاحب "	۲۵/-
" عائشہ صاحبہ، محمد ابراہیم صاحب بعوض انیس احمد صاحب مرحوم "	۳۰/-
" ناہیدہ بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" نذیرہ ناہید "	۱۰/-
" مبارکہ صاحبہ بنت زین العابدین صاحب "	۲۰/-
" قمر النساء صاحبہ "	۱۰/-
" نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالعزیز صاحب "	۲۵/-
" افتخار النساء صاحبہ بنت "	۱۰/-
" امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب "	۱۰/-
" بشریٰ بشیر صاحبہ " بشیر احمد صاحب "	۱۰/-
" سرور سلطانہ مرحومہ بنت عبدالمالک صاحب "	۱۰/-
" صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ نثار احمد صاحب "	۲۰/-
" سکینہ بیگم صاحبہ بنت فضل دین صاحب "	۱۰/-
" شمیم اختر صاحبہ " عبدالحق صاحب "	۱۰/-
" بشیر النساء صاحبہ "	۲۰/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ والدہ عطاء اللہ صاحب "	۱۰/-
" لطیفہ بیگم " اہلیہ مختار احمد صاحب "	۱۰/-
" مختار بیگم صاحبہ " غلام حیدر صاحب "	۱۰/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ "	۱۰/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ محمد اکرم صاحب "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۴۷/۵۰
" کشور سلطانہ صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب دارالصدر غربی حصہ	۱۰۰/-
" محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صدیق صاحب "	۲۰/-
" نور سکینہ صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب "	۱۰/-
محترمہ والدہ صاحبہ سید احمد باجوہ صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵۰/-
" روشن بی بی صاحبہ "	۱۲/-
" آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم فیروز دین صاحب "	۱۰/-
" امۃ الحفیظ عفت صاحبہ "	۳/-
" سکینہ صاحبہ اہلیہ محمد شریف احمد صاحب "	۱۲/-
" بشریٰ عطا صاحبہ "	۲۵/-
" فاخرہ مسرت صاحبہ "	۱۰/-
" امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ "	۲۵/-
" سیدہ کلثوم بانو "	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ "	۴۱/-
" ثریا بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ	۵۰/-
" عصمت لطیف صاحبہ "	۲۰/-
" صادقہ اکمل صاحبہ "	۲۰/-
" خورشید عصمت صاحبہ "	۱۵/-
" بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب "	۱۰/-
" عائشہ صاحبہ اہلیہ عبدالجلیل صاحب "	۱۰/-
" سلیمہ صاحبہ " عبدالمنان صاحب "	۵۰/-
" سلیمہ صاحبہ " عبدالغنی صاحب "	۲۰/-
" سیدہ نعیمہ راشدہ صاحبہ "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۴/-
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب ربوہ	۵۴/-
" مریم بانو صاحبہ بیوہ شاہ دین صاحب واہ کینٹ	۱۰۰/-
" سعیدہ صاحبہ از طرف والدہ صاحبہ "	۵۰/-
" " " ساس صاحبہ "	۵۰/-
" سیدہ فرخندہ اختر صاحبہ اہلیہ محمود شاہ صاحب "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ "	۵۴/-
لجنہ اماء اللہ چک سکندر ضلع گجرات	۲۴۲/-
" نور نگر فارم	۵۰/-
محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ نواب دین صاحب اسلام آباد	۱۰۰/-
" امۃ الرشید صاحبہ " ڈاکٹر عبدالکریم صاحب "	۱۰/-
" مریم بی بی صاحبہ " عبدالواحد صاحب "	۲۰۰/-
" فرخندہ بیگم صاحبہ بنت "	۵۰/-
" جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ حفیظ احمد صاحب "	۱۰۰/-
" ریحانہ بیگم " خورشید احمد صاحب "	۱۰۰/-
" فہمیدہ بیگم " شیخ لطیف احمد صاحب "	۹۰/-
" حمیدہ صاحبہ، وجیہہ صاحبہ، نصرت صاحبہ دختران شیخ لطیف احمد صاحب اسلام آباد	۷۵/-
" امۃ السلام صاحبہ اہلیہ حشمت علی صاحب "	۱۰/-
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حمید اللہ بٹ صاحب اسلام آباد	۱۰/-
" امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ رحمت اللہ صاحب "	۱۰/-
" امۃ الحمید صاحبہ " ظفر اقبال صاحب "	۱۰/-
" ریحانہ بیگم صاحبہ " چوہدری اسلم صاحب "	۱۰/-
" امۃ الرشید صاحبہ " ایم اے لطیف صاحب "	۲۰/-
" مومنہ صاحبہ " مبارک احمد صاحب ڈار "	۱۰/-
میزان :	۳۶۰۳/۵۰
سابقہ وصولی :	۴۰۱۰۳/۰۰
کل وصولی تا ۲۷/۶/۶۷ :	۴۳۷۰۶/۵۰

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

پورے معاشرہ کی اس طور پر قلبِ ماہیت ہو جاتی ہے کہ گویا نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آ جاتے ہیں۔ نئی زمین اور نیا آسمان کبھی بھی تعزیری قوانین کے بل پر معرضِ وجود میں نہیں آیا کرتا بلکہ یہ سماوی روح اپنے اندر رکھنے والوں کے ذریعہ ہی معرضِ وجود میں آتا ہے۔ وہ اپنی قوتِ قدسیہ کے زیر اثر خدا سے برگشتہ مخلوق کو حقیقی ایمان باللہ کی دولت سے از سر نو مالا مال کر کے اس کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر دکھاتے ہیں جس کے زیر اثر تقویٰ و طہارت کے اوصاف ان کے اندر پیدا ہو کر انہیں گناہ سوز فطرت عطا کرنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کے قریب بھی نہیں پھٹکتے اور اس طرح پورا معاشرہ امانت و دیانت پر استوار ہوتا چلا جاتا ہے۔

درخواست دعا

عزیز عبدالرشید صاحب انور ابن مکرم عبدالغنی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ نے ایف اے کے امتحان میں بفضلِ خدا نمایاں پوزیشن حاصل کرنے پر وظیفہ حاصل کیا ہے۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ عزیز موصوف کو روشن مستقبل بخشے اور نافع الناس وجود بنائے۔ عزیز موصوف نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک مساجد میں اپنے وظیفہ میں سے ۱۵/- روپے پیش کئے ہیں۔ جملہ والدین کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک مساجد کو یاد رکھا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

میرا لڑکا بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(فضل الرحمٰن بسمل۔ ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ : فون ۶۰۶/۶۰۷

سہ ماہی دوم ختم ہو چکی ہے قائدین کرام تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کر کے چندہ جلد مرکز میں ارسال فرمائیں : مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب رض کی المناک رحلت پر تعزیتی قراردادیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ہم اراکین مجلس انصار اللہ مرکزیہ اپنے قائد تربیت محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی وفات پر انتہائی رنج و الم اور دلی صدمہ و غم محسوس کرتے ہیں۔ مولانا مرحوم مجلس انصار اللہ کے ایک ذمہ دار رکن اور عہدہ دار تھے۔ آپ نے مختلف وقتوں میں قائد عمومی، قائد اصلاح و ارشاد، قائد تربیت اور نائب صدر مجلس انصار اللہ کے عہدوں پر فائز رہ کر تادم واپسیں نہایت قابلِ قدر کام کیا۔ آپ کو جماعتی تربیت و اصلاح کا خیال خاص طور پر رہتا جس کے لئے آپ زندگی بھر قلمی و لسانی اور حالی و قالی طور پر مصروف رہے آپ بفضلِ خدا ایک جید و متبحّر عالم، عظیم مبلّغ، کامیاب مناظر ہونے کے علاوہ زبردست صاحبِ قلم بھی تھے۔ آپ کی ساری عمر خدمتِ دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف رہی بلادِ عربیہ میں بھی آپ کی نمایاں خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آپ کا اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلا کر خدمتِ دین کے لئے وقف کر دینا اُسوۂ ابراہیمی کو تازہ کرتا اور قابلِ صد ستائش و تقلیدِ نیک نمونہ ہے۔ آپ کے تین جواں سال فرزند اِس وقت بھی جاپان و افریقہ میں دینی اور ملّی خدمات بجالا رہے ہیں۔ غرضیکہ رُوحِ قربانی خدمتِ دین اخلاص و تقویٰ۔ وفاشعاری و پابندیٔ عہدِ وقف کے لحاظ سے آپ نمایاں حیثیت کے مالک اور عالم باعمل صاحبِ کردار عظیم مجاہد تھے۔ خلافتِ احمدیہ کے دست و بازو کے طور پر آپ کی مخلصانہ اور جاں نثارانہ مساعی کا اندازہ اِس امر سے ہو سکتا ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے "خالد" کا جلیل القدر خطاب پایا۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے "خالدِ احمدیت" کی اسلام و احمدیت کے لئے عمر بھر بجالائی گئی خدمات کو قبولیت سے نوازے۔ آپ کو اپنے چنیدہ بندوں کے ساتھ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین ⁂

زعماء انصار اللہ حلقہ جات ربوہ

ربوہ ۲۵ رجون ۱۹۷۷ء بعد نماز عصر زعماء انصار اللہ حلقہ جات ربوہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ منعقد ہوا جس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ و ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی گئی:۔

"ہم زعیم اعلیٰ انصار اللہ و زعماء انصار اللہ حلقہ جات ربوہ و جملہ اراکین انصار اللہ ربوہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ و ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) و ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ کی وفات پر تہِ دل سے غم و حزن و افسوس کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرماوے اور حشر کے روز منعم علیہم گروہ کے ساتھ ان کا حشر ہو اور سلسلہ احمدیہ میں ہمیشہ ان جیسے عالم باعمل کثرت سے پیدا ہوتے رہیں۔

محترم مولانا مرحوم و مغفور بلاشبہ اُن مجاہدین میں سے تھے جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

وَ اللّٰہُ یَکْفِیْ مِنْ کُمَاۃِ نِضَالِنَا ⁂ جَلْدٌ مِنَ الْفِتْیَانِ لِلْاَعْدَاءِ

گذشتہ پچاس سال متواتر ان کی زبان، قلم، ہاتھ اور قدم خدمت اسلام و احمدیت کے لئے سرگرم عمل رہے اور بلادِ عربیہ، ہندوستان اور پاکستان کا گوشہ گوشہ انہیں دیر تک یاد رکھے گا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ⁂ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کی وفات پر یقیناً "مَوتُ العالِمِ موتُ العالَم" کا مقولہ صادق آتا ہے اور آپ کی وفات حسن خاتمہ کی ایک مثال ہے۔

ہم اس صدمہ جانکاہ میں اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم مولانا مرحوم و مغفور کے اہل و عیال اور جملہ متعلقین کرام اور ان کے للّٰہی محبوّں کی خدمت میں دِلی تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے جماعتی نقصان کی اپنی سُنّتِ قدیمہ مشہودہ و محسوسہ کے مطابق جلد از جلد تلافی فرما کر ہمیں اپنا شکر گزار بندہ بنائے۔

ولا یحرمنا اجرہٗ ولا یفتنّا بعدہٗ آمین"

جماعتِ احمدیہ کراچی

ہم اراکین جماعتِ احمدیہ کراچی خالدِ احمدیت مجاہدِ اسلام حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری رض کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب موصوف نے تمام عمر جس شان اور جس انداز کے ساتھ خدمتِ دین کا مبارک فریضہ انجام دیا وہ انہی کا حصّہ تھا۔ آپ نے اپنی بے نظیر صلاحیتوں اور تحریر و تقریر کے انتہائی موثر انداز سے کام لیتے ہوئے میدانِ تبلیغ میں وہ کارہائے نمایاں انجام دئے کہ آپ کے آقا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو خالدِ احمدیت کے لقب سے نوازا۔ یہ آپ کی بڑی خوش قسمتی تھی کہ آپ کو عنفوانِ شباب ہی سے خدمتِ دین کی توفیق ملی اور آپ نے اگلی صف میں شامل ہو کر اسلام و احمدیت کی کامیاب مدافعت کا فریضہ انجام دیا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اِس صدمہ کے برداشت کی طاقت دے اور آپ کی وفات سے ہونے والے خلاء کو پُر کر دے، آپ کے درجات بلند کرے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ کراچی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نیز حضرت مولوی صاحبؓ کے جملہ افرادِ خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کراچی)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیز حسیب فقر اللہ خان صاحب ابن ایم فقر اللہ خان صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ صاحبزادی زہرہ رشید صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ عبد الرشید صاحب آف ٹوپی امیر جماعتِ احمدیہ ایبٹ آباد بعوض مبلغ اکیاون ہزار روپے حق مہر مکرم ملک برکت علی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حافظ آباد نے برمکان صاحبزادہ عبد الرشید صاحب پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(بیگم ممتاز فقر اللہ خان صاحب۔ ۷-۹۷۔ این پونچھ روڈ سمن آباد۔ لاہور)

تصحیح

مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۷۷ء کو الفضل میں ایک اعلان بعنوان "تقریب شادی" شائع ہوا ہے جس میں غلطی سے دولہا کے والد صاحب کا نام "سید احتجاج علی زبیری" چھپ گیا ہے دراصل دولہا کے والد کا نام "سید احتیاج علی زبیری" ہے جن کی کوٹھی ۱۱۸ ہارلے سٹریٹ پر اُن کے صاحبزادے مسعود احمد صاحب ڈاکٹر حیوانات کی دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ احتجاج علی صاحب زبیری سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد و زعیم انصار اللہ کی رہائش الیف ۱۶۹ کیمبل پور میں ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواستِ دعا

میرے دوست سید اعجاز احمد صاحب بیمار ہیں ان کا گردے کا اپریشن ہونیوالا ہے احباب سے اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود الحسن ثقفی دار الرحمت وسطی ربوہ)

دُعا اور دوا

لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں آپ دُعا کے لئے تحریک فرماتے ہیں وہاں مستند حکیم حاذق سیّد عبد الغفور سے

طِبّی مشورہ

حاصل کرنے میں کیا حرج ہے۔

عورتوں اور بچوں کے امراض خصوصاً بے اولاد اور دماغی امراض والے کہنہ مریض کے تفصیلی حالات تحریر فرما کر مشورہ حاصل کریں جوابی لفافہ ضروری ہے۔

حاذق پوسٹ بکس ۵۰۴ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴